143266 ـ بیوی کو طلاق کی نیت سے کہا: مشکل حل کرنے کے لیے لوگوں کو کہو اور تم نکل جاؤ

سوال

میں نے ایك لڑكی سے عقد نكاح كیا اور اس سے خلوت بھی كی دخول كے علاوہ باقی سارے ازدواجی تعلقات قائم كیے...
میرا اور بیوی كا ٹیلی فون پر جھگڑا ہوا سبب یہ تھا كہ وہ میری اجازت كے بغیر باہر جاتی تھی، میں نے اسے كہا میں قسم نہیں اٹھانا چاہتا، كیونكہ مجھے خدشہ تھا كہ كہیں قسم واقع نہ ہو جائے اور ہم حرام طریقہ سے نہ رہتے رہیں.
صلح كے لیے بیوی نے لوگوں كو درمیان میں ڈالنا چاہا لیكن میں نے اسے كہا ہماری مشكل میں كوئی شخص بھی دخل نہ دے بلكہ ہم اكیلے ہی اپنی مشكل كو حل كرینگے.
لیكن بیوی نہ مانی اور كہنے لگی: میں تو سارے گاؤں كے لوگوں كو اس مشكل حل كرنے كے لیے شامل كرونگی، میں نے بیوی سے كہا:
ٹھیك ہے تم لوگوں كو داخل كرو اور خود نكل جاؤ، اس كلمہ كے كہنے كے بعد (لوگوں كو داخل كرو اور خود نكل جاؤ) میرے كان میں وسوسہ سا ہوا كہ تمہیں طلاق ہوگی، تو میں نے یہ كلمہ تم نكل جاؤگی كئی بار كہا وہ بغیر سمجھے ہی مجھے كہنی لگی: جی ہاں.
میں پھر یہ كلمہ دہرایا كہ تم خود نكل جاؤگی اور لوگوں كو شامل كروگی، تو وہ كہنے لگی: نہیں، میں نے خیال كیا كہ وہ سمجھ گئی ہے، اب میں پریشان ہوں:
آیا یہ معلق طلاق میں شامل ہوتا ہے، اور كیا اس كا كوئی كفارہ ہے ؟
اور كیا اگر كوئی ہمارے معاملات میں دخل اندازی كرے تو بیوی كو طلاق ہو جائیگی ؟
نیت كے متعلق گزارش یہ ہے كہ میں اسے طلاق نہیں دینا چاہتا تھا، لیكن اسے خاوند كی اطاعت سكھانا اور خوفزدہ كرنا چاہتا تھا.
برائے مہربانی یہ بتائیں كہ میں اس وسوسے كا علاج كیسے كروں ؟
میں ہمیشہ محسوس كرتا ہوں كہ دخول كے بعد كہیں اس كے ساتھ حرام طریقہ سے ہی نہ رہتا رہوں، مجھے كیا كرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ کا اپنی بیوی کو یہ کہنا کہ: " تم لوگوں کو شامل کرو اور خود نکل جاؤ "

اور آپ کا یہ کہنا: " تم نکل جاؤ "

یہ طلاق کے صریح الفاظ میں شامل نہیں ہوتے، بلکہ یہ کنایہ کے الفاظ ہیں جن میں طلاق کا بھی احتمال ہے اور طلاق کا احتمال نہیں بھی ہے.

کنایہ کےالفاظ میں قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی، اگرچہ یہ الفاظ جھگڑے اور غصہ کی حالت میں بھی کہے جائیں، اس میں راجح یہی ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوتی.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (136438) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس بنا پر جب آپ نے یہ الفاظ بولتے وقت طلاق کی نیت نہیں کی تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی، اور اگر یہ الفاظ بولتے وقت آپ نے طلاق کی نیت کی تھی تو آپ کی مشکل حل کرنے کے لیے لوگوں کے داخل ہونے کی صورت میں ایك طلاق واقع ہو جائیگی اور اس میں آپ کو رجوع کرنے کا حق حاصل ہے، اور اگر لوگ دخل اندازی نہ کریں تو پھر کچھ نہیں ہوگا.

جو شخص بھی طلاق کنایہ کے الفاظ استعمال کرے اور اسے شك ہو کہ پتہ نہیں اس نے طلاق کی نیت کی تھی یا نہیں تو طلاق واقع نہیں ہوگی، کیونکہ اصل میں طلاق نہیں ہے.

یہاں ایك چیز پر متنبہ رہنا چاہیے کہ اس نیت کو وسوسہ کا نام نہیں دیا جاتا ـ جو نیت یقینی طلاق کی ہو یا پھر طلاق نہ دینے کی یا پھر تردد میں ہو ـ بلکہ وسوسہ تو معاملہ کے تکرار کو کہا جاتا ہے، مثلا یہ کہ جب بھی وہ کوئی معین کلمہ کہے یا کسی چیز کے متعلق سوچے تو وہ گمان کرے کہ اس نے اس سے بیوی کو طلاق دے دی ہے.

جب آدمی وسوسہ کی حالت کو پہنچ جائے تو طلاق واقع نہیں ہوتی، جیسا کہ سوال نمبر (62839) اور (83029) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے.

لیکن جب انسان وسوسہ کی حد کو نہ پہنچا ہو اور طلاق کنایہ کی کلام کرے تو اسے اپنی ني تکو ٹٹولنا چاہیے اگر تو طلاق کی نیت تھی تو طلاق واقع ہو جائیگی، اور اگر طلاق کی نیت نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوگی.

واللہ اعلم .